8844- نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوراسلامی معاشرہ کی تعمیر

سوال

632 میلادی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مستقرمدینہ میں کیسے اورکس حدتک معاشرہ کی اصلاح کرنے اوراس کی تعمیر میں کامیاب ہوئے ؟

پسندیدہ جواب

اس میں کوئی شک نہیں کہ مدینہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسل نے جس معاشرہ کی بنیادرکھی وہ امن واستقرارمیں ایک مثالی معاشرہ تھا، جس کا ظہوراس دن سے ہواجس دن مدینہ کی سرزمین نے عرب وعجم کے سردارنبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قدم بوسی کی تونبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سرزمین پرایک اسلامی مملکت کی بنیادرکھی ۔

اوراس معاشرہ میں امن واستقرارکے کئی ایک عوامل واسباب ہیں جن میں سے چندایک ذکرکیا جاتا ہے :

اول :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی سرزمین پرقدم رکھتے ہی سب سے پہلے مسجد کی بنیادرکھی جوکہ مصائب کے وقت مرجع بننے میں مدمعاون ثابت ہوئی ، اوراسی طرح مسلمانوں کے جمع ہونے اورایک دوسرے سوال اورایک دوسرے کے حالات سے متعارف ہونے کی جگہ بنی جس سے مریض کی عیادت اورمیت کے جنازہ میں جانا اورمسکین کے تعاون اورغیرشادی شدہ کی شادی وغیرہ میں مدثابت ہوئی ۔

اس کے بارہ میں یہ چندایک احادیث ہیں :

انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تومسجد بنانے کا حکم صادرفرماتے ہوئے کہنے لگے اے بنونجارکیا تم مجھے اپنی اس حویلی قیمت بتاتے ہوتووہ کہنے لگے نہیں اللہ کی قسم ہم تواس کی قیمت اللہ تعالی سے ہی طلب کرتے ہیں ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (2622) صحیح مسلم حدیث نمبر (524) ۔

براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالی کا فرمان .{ولاتیمموا الخبیث منہ تنفقون}. یہ آیت ہمارے انصارے کے بارہ میں نازل ہوئی ہم کھجوروں کے مالک تھے ، توہر شخص اپنی کھجوروں میں سے کمی اورزیادتی کے حساب سے لے کرآتا کوئی توایک اورکوئی دوخوشے (کھجوروں والی ٹہنی) لاکرمسجد میں لٹکا دیتا ۔

اوراصحاب صفہ (ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ مھاجرین میں سے فقراء) کے لیے کھانا نہیں ہوتا تھا توان میں سے جب کسی ایک کو بھوک لگتی تووہ آکراس خوشے کومارتا تواس سے کچی اورپکی کھجوریں گرتیں اوروہ کھالیتا ۔

توکچھ لوگ ایسے بھی تھے جو بھلائی اورخیر میں رغبت نہیں رکھتے تھے وہ ایسے خوشے لاتے جن میں خراب اورردی کھجوریں ہوتی اورخوشہ بھی ٹوٹ چکا ہوتا وہ لاکرلٹکا دیتے تواللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمادی :

.{اے ایمان والو!اپنی پاکیزہ کمائی میں سے اورزمین میں سے تمہارے لیے ہماری نکالی ہوئی چیزوں میں خرچ کرو، اوران میں سے بری چیزوں کے خرچ کرنے کا قصدنہ کروجسے تم خود تولینے والے نہیں ہو، ہاں اگرآنکھیں بند کرلو تو، اورجان لوکہ اللہ تعالی بے پرواہ اورخوبیوں والا ہے }. البقرۃ (267) ۔

براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ : اگر تم میں سے کسی ایک کو اس طرح کا ھدیہ دیا جائے جس طرح کی اشیاء وہ دے رہا ہے تو اسے قبول نہیں کرے مگر ہوسکتا ہے کہ وہ اسے آنکھیں بند کرکے اوریا پھر حیاء کرتے ہوئے لے لے ۔

وہ کہتے ہیں کہ تو اس کے بعد ہم میں سے ہر ایک وہ چیز لاتا جو اس کے پاس سب سے اچھی ہوتی ۔ سنن ترمذي حدیث نمبر (2987) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1822) اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے صحیح ترمذی (2389) میں صحیح قرار دیا ہے ۔

القنوا سے کہتے ہیں جس میں رطب اور تازہ کھجوریں ہوں ۔

الشیص وہ کھجوریں ہیں جن کی پیوند کاری نہ کی گئی ہو ۔

الحشف خراب اور خشک شدہ کھجوروں کو کہا جاتا ہے ۔

دوم :

انصار و مھاجرین کے درمیان اسلامی مؤاخات کا قیام :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم انصار و مھاجرین کے درمیان اسلامی بھائی چارہ اور مؤاخات قائم کی تو یہ فعل معاشرہ کے افراد میں ایسی قوت وطاقت پیدا کرتا ہے جو کسی اور چیز سے پیدا نہیں ہوتی اور نہ ہی ایسی قوت سننے میں ہی آئی ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عربی و عجمی اور آزاد و غلام اور قریشی اور غیر قریشی اور دوسرے قبائل میں اخوت و بھائی چارہ قائم کیا تو سارا معاشرہ فرد واحد اور جسد واحد کی شکل اختیار کرگیا ۔

تو اس کے بعد اس میں کسی قسم کا کوئی تعجب اور استغراب نہیں رہتا کہ ایک انصاری اپنے مھاجر بھائی کو کہے کہ آپ میرے مال کو تقسیم کرکے آدھا لے لیں اور یہ انصاری اپنے مھاجر بھائی کو یہ پیشکش کرتا ہے کہ میں اپنی ایک بیوی کو طلاق دیتا ہوں تم اس سے نکاح کرلو ۔

اور اسی طرح انصاری اس قوت علاقہ کی بنیاد پر مھاجر کا وراث بنایا جاتا تھا حتی کہ قرآن مجید نے آیت مواریث کے ساتھ اسے منسوخ کردیا اور انصار کو اس کی رغبت دلائی کہ وہ ان کے لیے کچھ نہ کچھ وصیت کریں ، تو اس طرح کے معاشرہ کی کہیں مثال نہیں ملتی اور اس کی مثال بیان کی جاتی ہے ۔

اس سلسلہ میں بعض احادث ذکر کی جاتی ہیں :

1- عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جب مدینہ آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اور سعد بن ربیع کے درمیان مؤاخات قائم کردی اور اسے میرا بھائی بنا دیا ، تو سعد رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے میں انصار میں سے سب سے زیادہ مال و دولت والا ہوں تو میں آپ کے لیے اپنا نصف مال تقسیم کرتا ہوں ۔

اور دیکھو جو بھی میری بیوی آپ کو اچھی لگتی ہے میں اسے طلاق دیتا ہوں جب وہ تیرے لیے حلال ہوجائے تو اس سے نکاح کرلینا ۔

عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ، کیا یہاں کسی بازار میں تجارت ہوتی ہے ؟ سعد رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے کہ سوق قینقاع میں ۔

راوی کہتا ہے کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ نے دوسرے دن بازار کا رخ کیا اور کچھ پنیر اور گھی لائے ، راوی کہتا ہے کہ پھر اس کے دوسرے دن بھی بازار گئے اور کچھ ہی دن نہیں گذرے تھے کہ عبدالرحمن رضی اللہ تعالی عنہ آئے اور ان پر زردی کے نشانات تھے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا کیا تو نے شادی کرلی ؟

ان کا جواب تھا جی ہاں ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کس سے ؟ عبدالرحمن رضی اللہ تعالی عنہ نے جواب دیا کہ ایک انصاری عورت سے ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اسے مہر کتنا دیا ؟

عبدالرحمن رضی اللہ تعالی عنہ نے جواب دیا ایک گٹھلی کے برابر سونا ، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا : اچھا پھر ولیمہ کرو اگرچہ ایک ہی بکری ہو ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (1943) ۔

2–ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب مھاجرین مدینہ میں آئے تو اس اخوت کی بنا پر جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم کرائی تھی مھاجر انصاری کا وارث بنتا تھا اور اس میں خونی رشتے کا کوئی تعلق نہیں تھا ، اور جب اللہ تعالی نے .{ولکل جعلنا موالی}. نازل فرمادی تو اسے منسوخ کردیا گیا پھر کہا .{والذین عقدت ایمانکم}. مگر مدد اور تعاون اور نصیحت ، تو وراثت ختم ہوگئی اور صرف اسے کے لیے وصیت کی جائے گی ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (2170) ۔

سوم :

دو ھجری میں زکاۃ فرض ہوئی تو اغنیاء اور فقراء کے درمیان مواسات قائم ہوئی جس سے مدنی معاشرہ میں قرابت کی نسیج میں اضافہ ہوا ، اور اخوت فی اللہ کے عنصر پہلے سے بھی مزید قوی ہوگئے ، بلکہ معاملہ اس سے آگے بڑھ کر نفلی صدقہ وخیرات تک جا پہنچا ۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

ابو طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ انصار میں کھجوروں کے اعتبار سے سب سے زیادہ مالدار تھے اور ان کو اس میں سے سب سے زیادہ محبوب بئر حاء تھا جو کہ مسجد کے آگے واقع تھا جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوتے اور پاکیزہ پانی نوش فرماتے ۔

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی :

.{جب تک تم اپنی پسندیدہ چیز سے اللہ تعالی کے راہ میں خرچ نہیں کروگے ہرگز بھلائی نہیں پاسکتے}. آل عمران (92)

ابو طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگے اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بلاشبہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ : .{جب تک تم اپنی پسندیدہ چیز سے اللہ تعالی کے راہ میں خرچ نہیں کروگے ہرگز بھلائی نہیں پاسکتے}. تو میرا سب سے محبوب اور پسندیدہ مال بئر حاء ہے ، یہ اللہ تعالی کے راستے میں صدقہ ہے میں اللہ تعالی سے اس کے اجر ثواب کی امید رکھتا ہوں ، تو آپ اسے جہاں چاہتے ہیں خرچ کردیں ۔

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : رہنے دو یہ مال دو بہت زیادہ منافع بخش ہے بہت منافع بخش ہے جو کچھ تم کہہ رہے ہو میں نے سن لیا ہے ، میری رائے یہ ہے کہ تم ایسا کرو اسے اپنے اقرباء میں تقسیم کردو تو ابو طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے میں ایسا ہی کرتا ہوں ، تو ابو طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ نے اسے اپنے اقرباء اور چچازاد بھائیوں میں تقسیم کردیا ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (1392) صحیح مسلم حدیث نمبر (998) ۔

تو اس طرح مدینہ نبویہ شریف میں مسلمانوں کے درمیان محبت والفت کی علامات ظاہر ہوئیں اور مھاجرین نے اپنے انصاری بھائیوں کے حق کو پہچانا اسی کے متعلق چند ایک احادیث کا ذکر کیا جاتا ہے :

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ شریف تشریف لائے تو مہاجرین آکر کہنے لگے اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے قوم انصار کو دیکھا ہے کہ انہوں نے بہت ہی زیادہ خرچ کیا ہے اور جس قوم کے پاس ہم آکر ٹھرے ہیں ان سے بہتر اور اچھا احسان کرنے والے بہت ہی کم ہیں ۔

ہمیں ہر چیز سے کفایت کی اور ہمیں اپنے مال و دولت اور پھلوں میں شریک کیا حتی کہ ہمیں یہ خطرہ محسوس ہونے لگا کہ کہیں مکمل اجر و ثواب یہ ہی نہ لے جائیں ، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے نہیں ، جب تک تم ان اللہ تعالی سے ان کے لیے دعا کرتے اور ان کی تعریف کرتے رہو ۔ سنن ترمذي حدیث نمبر (2487) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذی (2020) اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

اور اسی طرح اللہ تعالی نے مدنی معاشرہ میں ایک دوسرے کے درمیان محبت والفت ڈال کر ان کے دلوں کو یک جان دو قالب بنا دیا ، تو اس قوم کا ماٹو ہی اللہ تعالی کے لیے محبت بن گیا جسے اللہ تعالی نے ان پر واجب قرار دیا اور اسے کمال ایمان کی علامت قرار دے دیا ۔

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

تم میں سے اس وقت تک کوئی بھی مومن بن ہی نہیں سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی چیز پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (13) صحیح مسلم حدیث نمبر (45) ۔

نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنہ کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

آپ مومنوں کو ایک دوسرے پر رحم اور محبت والفت اور نرمی کرتے ہوئے دیکھے گے کو وہ اس ایک جسم کی مانند ہیں کہ جس کا ایک عضو تکلیف محسوس کرے تو مکمل جسم بخار اور تکلیف میں بتلا ہو جاتا ہے ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (5665) صحیح مسلم حدیث نمبر (2586) ۔

واللہ اعلم.